قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف معالم التنزیل

ازامام الکبیر ابو محمد حسین بن مسعود الفرأ بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد سوم ... سورۃ یونس تا سورۃ کہف

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- ترجمہ از حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح و تفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن و ترجمہ اپنی جگہ پر

بشمول قرآنی فضائل وخواص

ازابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

0322-6180738, 061-4519240

قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

المعروف معالم التنزیل

از امام الکبیر محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد سوم ... سورۃ یونس تا سورۃ کہف

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- آسان ترجمہ از حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- عام تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح وتفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن وترجمہ اپنی جگہ پر
- منتخب قرآنی آیات کے فضائل وخواص

بشمول قرآنی فضائل وخواص

از امام ابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)
وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ
(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
کے قلم سے

ترجمہ از
اشرفیہ مجلس علم وتحقیق

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240

تفسیر بغوی اُردو

تاریخ اشاعت............ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ

ناشر.........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت..................... سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.......لاہور | دارالاشاعت.......اُردو بازار..........کراچی

مکتبہ علمیہ..............اکوڑہ خٹک.......پشاور | مکتبہ رشیدیہ.......سرکی روڈ.....کوئٹہ

اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.....راولپنڈی | مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

وغیرہ) تھا ہم کو اس کی پوری خبر ہے پھر (مشرق و مغرب فتح کر کے) ایک اور راہ پر ہو لئے۔

تفسیر ⑧⑧ "واما من امن وعمل صالحًا فله جزاء الحسنٰى" حمزہ، کسائی، ابوجعفر، یعقوب نے "جزاءً" منصوب پڑھا ہے۔ "ای فله الحسنى" ان کو اچھا بدلہ دیا جائے گا۔ جزاءً منصوب ہے مصدر ہونے کی وجہ سے۔ دوسرے حضرات نے مرفوع پڑھا ہے اضافت کی وجہ سے۔ حسنیٰ سے مراد جنت ہے۔ حسنیٰ کی اضافت اس طرح ہے جیسے فرمایا "ولدار الاخرة خيرٌ" دار سے مراد آخرت کا گھر ہے۔ بعض نے کہا کہ حسنیٰ سے مراد اعمال صالحہ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے اعمال صالحہ کا بدلہ ہے۔ "وسنقول له من امرنا يُسرًا" ان کی بات نرم اور ان کے ساتھ ہم نرمی والا معاملہ کریں گے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ اس سے مراد "یُسرًا" آسانی ہے۔

⑧⑨ "ثم اتبع سببًا" پھر اس کے راستے پر چلا اور منزل مقصود تک پہنچا۔

⑨⓪ "حتّٰى اذا بلغ مطلع الشمس" اس کے طلوع کی جگہ۔ "وجدها تطلع على قوم لم نجعل لهم من دونها سترًا" قتادہ اور حسن کا قول ہے کہ ان کے درمیان اور سورج کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں تھا کیونکہ وہ ایسی جگہ رہتے تھے کہ اس جگہ پر کوئی مکان کی عمارت ٹھہر نہیں سکتی۔ وہ سورج کی اوٹ میں رہتے تھے۔ جب سورج غروب ہو جاتا یا زوال ہو جاتا تو پھر اپنے کسب و معاش کے لیے نکلتے۔ حسن کا قول ہے کہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو وہ پانی میں چلے جاتے اور جب وہ ان سے دور ہو جاتا تو پھر وہ نکلتے۔ کلبی کا بیان ہے کہ وہ قوم ننگی تھی وہ ایک کان کو بچھاتی تھی اور دوسرے کان کو اپنے اوپر اوڑھتی تھی۔

⑨① "كذلك" بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے جس طرح سورج مغرب والوں کے لیے پہنچایا اسی طرح مشرق والوں کے لیے طلوع ہونے کی جگہ بنایا۔ صحیح مطلب یہ ہے کہ جس طرح ذوالقرنین نے سورج کو دلدلی چشمہ میں ڈوبتا محسوس کیا تھا اسی طرح دلدل سے برآمد ہوتے پایا تھا۔ "وقد احطنا بما لديه خبرًا" جو ان کے پاس تھا اور جو ان کے پاس لشکر تھا اور جنگی آلات ہیں۔

⑨② "ثم اتبع سببًا"

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ⑨③ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ⑨④

ترجمہ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو ان پہاڑوں سے اس طرف ایک قوم کو دیکھا جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچتے انہوں نے (ذوالقرنین سے) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین قوم یاجوج و ماجوج (جو اس گھاٹی کے اس طرف رہتے ہیں ہماری) اس سرزمین میں (کبھی کبھی) بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ آپ کے لئے کچھ چندہ جمع کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان میں کوئی روک بنا دیں (کہ وہ پھر آنے نہ پاویں)۔

یاجوج ماجوج کی مختلف قسمیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یاجوج ایک الگ قوم ہے اور ماجوج دوسری قوم ہے۔ ہر ایک کی تعداد چار سو ہزار (چار لاکھ) ہے وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ وہ اپنی پشت سے پیدا شدہ ایک ہزار آدمی ایسے نہ دیکھ لے جو ہتھیار اُٹھانے کے قابل ہوں، یہ لوگ غیر آباد دُنیا کی طرف پھیلتے جائیں گے۔ بعض نے کہا کہ یاجوج ماجوج تین طرح ہیں ایک قسم تو درخت ارز کے برابر ہے، ان میں سے ہر شخص کا قد ایک سو بیس ہاتھ لمبا ہے، دوسری قسم جن کا طول وعرض برابر ہوتا ہے ایک سو بیس ہاتھ لمبا اور اتنا ہی چوڑا ان کے سامنے کوئی پہاڑ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ تیسری قسم وہ ہے۔

جو ایک کان بچھاتے اور ایک کان اوڑھتے ہیں (قیامت کے قریب جب یہ برآمد ہوں گے تو) جو گھوڑا یا خنزیر یا جنگلی وحشی جانور ان کے سامنے آجائے گا، اس کو بغیر کھائے نہیں چھوڑیں گے، ان میں سے جو کوئی مرجاتا ہے اس کو کھا لیتے ہیں۔ ان کا اگلا دستہ شام میں اور پچھلا حصہ خراسان میں ہوگا۔ مشرق کے (تمام) دریاؤں اور بحیرۂ طبریہ (بحیرۂ مُردار) کا پانی پی جائیں گے۔

بغوی نے لکھا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان میں سے بعض کا طول ایک بالشت اور عرض ایک ہاتھ ہے اور بعض بہت زیادہ لمبے ہیں۔ کعب احبار نے کہا وہ اولاد آدم میں ایک عجیب مخلوق ہیں۔ ایک روز حضرت آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور نطفہ مٹی کے ساتھ مخلوط ہوگیا۔ اس نطفہ سے اللہ نے یاجوج و ماجوج کو پیدا کردیا، وہ باپ کی طرف سے تو ہمارے (علاتی) بھائی ہیں لیکن ہماری ماں کی نسل سے نہیں ہیں۔

ذوالقرنین کا واقعہ

بغوی نے وہب بن منبہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ذوالقرنین رومی تھا اور ایک بڑھیا کا بیٹا تھا، جوان ہوا تو نیک مؤمن بندہ ہوا اور اللہ نے اس سے فرمایا میں تجھے ایسی قوموں (کی اصلاح) کے لیے بھیجوں گا جن کی زبانیں مختلف ہوں گی۔ ان میں سے دو قومیں ایسی ہوں گی جن کے درمیان پوری زمین کے طول کا فاصلہ ہوگا۔ ایک غروب آفتاب کے مقام پر ہوگی جس کو ناسک کہا جائے گا اور دوسری سورج نکلنے کے مقام پر ہوگی جس کو منسک کہا جائے گا اور دو قومیں اور ہوں گی جن کے درمیان پوری زمین کا عرض فاصل ہوگا۔ جنوب کی طرف والی قوم کو ہاویل کہا جائے گا اور شمالی والی کو قاویل، باقی اقوام وسط ارض پر آباد ہوں گی جن میں جنات بھی ہوں گے اور انسان بھی اور یاجوج و ماجوج بھی۔

ذوالقرنین نے عرض کیا پھر کس قوم کو ساتھ لے کر میں ان سے قوت وکثرت میں مقابلہ کروں گا اور کس زبان میں ان سے گفتگو کروں گا، اللہ نے فرمایا میں تجھے طاقت عطا کروں گا، تیری زبان میں پھیلا دوں گا اور تیرا بازو مضبوط کردوں گا، تجھے کوئی چیز